تعارف و تبصرہ کتب

کتاب	:	رسالہ نوریہ سلطانیہ
مصنف	:	شیخ عبدالحق محدث دہلوی
مترجم	:	محمد غضنفر علی وڑائچ
ناشر	:	مغربی پاکستان اردو اکیڈمی، لاہور
سال اشاعت	:	۱۹۹۸ء
صفحات	:	۶۴
قیمت	:	۷۰ روپے
تبصرہ نگار	:	سفیر اختر ☆

شیخ عبدالحق محدث دہلوی (م ۱۶۴۲ء) کے "رسالہ نوریہ سلطانیہ" کا فارسی متن پہلی بار ۱۹۸۵ء میں ڈاکٹر محمد سلیم اختر کے مقدمہ، تصحیحات اور تعلیقات کے ساتھ مرکز تحقیقات فارسی ایران و پاکستان۔ اسلام آباد نے شائع کیا تھا۔ جناب محمد غضنفر علی وڑائچ نے ڈاکٹر محمد سلیم اختر کے مرتب کردہ متن کا اردو میں ترجمہ کیا ہے۔ انہوں نے ڈاکٹر محمد سلیم اختر کا مقدمہ اور تعلیقات نظرانداز کرتے ہوئے ترجمے کے آغاز میں، اپنے طور پر "احوال و آثار شیخ عبدالحق محدث دہلوی" کے عنوان سے ایک مختصر سا مضمون شامل کیا ہے (صفحات ۱۱۔۱۹) ۔ اس وقت "رسالہ نوریہ سلطانیہ" کے محتویات، سترہویں صدی کی کتب اخلاق میں اس کے مقام، اور اس کے تنقیدی جائزے، نیز مترجم کے مضمون "احوال و آثار شیخ عبدالحق محدث دہلوی" سے قطع نظر کرتے ہوئے صرف ترجمے کے بارے میں چند گزارشات پیش کی جاتی ہیں۔

☆ لوہر شرفو، واہ کینٹ

© Dr Muhammad Hamidullah Library, IIU, Islamabad.　http://iri.iiu.edu.pk/

شیخ عبدالحق محدث دہلوی نے اپنے بعض پیش رو اہل قلم کی طرح حکایات و نصائح کے بیان میں جا بجا اشعار درج کیے ہیں۔ جناب مترجم نے اشعار کی کسی نشان دہی کے بغیر باقی متن کے ساتھ ان کا بھی نثری ترجمہ کیا ہے۔ محدث دہلوی نے کہیں کہیں آیاتِ قرآنی اور احادیث نبویؐ سے استشہاد کیا ہے، کبھی آیت یا حدیث کے نقل کرنے پر اکتفاء کیا ہے، اور کہیں اس کی تفہیم و تشریح اپنے الفاظ میں کر دی ہے۔ جناب مترجم نے یہاں بھی، بالعموم آیت قرآنی یا حدیث نبوی کا عربی متن محفوظ کرنے کے بجائے اس کا ترجمہ دیا ہے۔ عربی و فارسی متون کے اردو تراجم میں عربی و فارسی اشعار اور آیات قرآنی کا متن دیتے ہوئے ترجمہ ہونا چاہیے یا نہیں؟ یہ ایک ذوقی مسئلہ ہے، تاہم اگر اصل اشعار کے ساتھ ترجمہ دینے کا اہتمام کر لیا جائے تو غیر مفید نہ ہوگا، کیوں کہ اردو میں لکھنے والے آج بھی اپنی تحریروں میں فارسی اشعار استعمال کرتے ہیں، اور آیاتِ قرآنی و احادیثِ نبویؐ کا متن نقل کرنے کا اہتمام تو بالعموم کیا جاتا ہے۔

"رسالہ نوریہ سلطانیہ" کے فارسی متن اور ترجمے کے تقابل سے اوّلاً ترجمے کا یہ نقص سامنے آتا ہے کہ متن کے بعض اقتباسات ترجمہ ہونے سے رہ گئے ہیں۔ مثال کے طور پر متن کے صفحہ ۴۹ کی چھٹی، ساتویں اور آٹھویں سطر کا ترجمہ نہیں ہوسکا۔ صفحہ ۵۰ سے چار سطریں (۵ تا ۸) ترجمے میں منتقل نہیں ہوسکیں، صفحہ ۵۱ کی سطور ۲ تا ۴ ترجمہ ہونے سے رہ گئی ہیں، اسی طرح اس صفحے کی چودھویں سطر کے الفاظ "کہ برہمہ اعضاء است" ترجمہ میں نہیں آسکے، صفحہ ۷۱ کی دوسری سطر میں آیت قرآنی کا ٹکڑا نقل کیا گیا ہے جو ترجمے میں نظر نہیں آتا۔

ثانیاً جہاں تک طویل جملوں میں کسی ایک لفظ یا ترکیب وغیرہ کے چھوٹ جانے کا تعلق ہے، ایسی کوتاہیوں کی متعدد مثالوں میں سے چند ایک دیکھیے۔ (ترجمے سے چھوٹ جانے والے الفاظ و تراکیب کے نیچے لکیر لگا دی گئی ہے)۔

کلمہ ی چند از احادیث رسول اللہﷺ و اخبار و آثارِ سلف و
حکایات و مآثر سلاطین عظام و آنچہ متضمن خیر و صلاح

دنیا و آخرت باشد ترجمه کرده و اقتباس نموده ۔(ص۲۶)

چند کلمے رسول اللہ ﷺ کی احادیث اور بزرگانِ دین کے اقوال و آثار سے اور عظیم سلاطین کی کہانیوں اور قصوں اور جو کچھ دنیا و آخرت کی بھلائی پر مشتمل تھا، اس کا انتخاب کیا۔۔(ص۲۵)

ولشکری که اندك باشند و ہمه متفق برعدل باشد بحکم جریان عادت برلشکری بسیار که متفق برظلم باشند، غالب آیند۔۔(ص۳۲)

وہ لشکر جو تھوڑا ہو لیکن سب کے سب عدل پر متفق ہوں تو وہ اس بہت بڑے لشکر پر جو ظلم کرنے پر متفق ہوں، غالب آجاتا ہے۔۔۔(ص۳۰)

سبب دیگر برای قوت بدن مداومت و اعتیااست به شکارکردن و اسب دوایندن و تیرانداختن و چوگان باختن وامثال آں۔ (ص۴۱)

دوسرا سبب بدن کی قوت کے حصول کا یہ ہے کہ شکار کرنے [کذا: کھیلنے]، گھوڑا دوڑانے، تیراندازی اور چوگان بازی کو اپنی عادت بنالے۔۔(ص۳۵)

شجاعت بمثابه تیغ تیز است ۔۔(ص۴۹)

شجاعت تلوار کی طرح ہے (ص۴۰)

ایلچی زبان پادشاه و حالت ہر پادشاه از حالت ایلچی وی معلوم تو ان کرد۔ (ص۴۹)

کہتے ہیں کہ ایلچی (سفیر) بادشاہ کی زبان ہوتا ہے۔ (ص۴۱)

درحکایتی چند از سلاطینِ سلف درعدل و عفووحلم و کرم و احسان و قوت و شجاعت --(ص۵۳)

درگزر، بردباری اور احسان کے بارے میں گزشتہ سلاطین کی چند حکایات۔ (ص۴۳)

احمد-- جامه را معیوب کردی پس ببخشیدی تاباز نخریدندی (ص۶۴)

احمد --- خلعتِ شاہی کو پہلے عیب دار کر دیتا تھا اور پھر بخشتا تھا۔(ص۵۳)

عفوکاں ہست اصل دینداری
از برای چه روز میداری (ص۷۰)

معافی دنیاداری [کذا: دینداری] کی بنیاد ہے۔ (ص۵۹)

ترجمے کی چند اغلاط کی نشان دہی، چنداں نامناسب نہ ہوگی۔ پہلے "رسالہ نوریہ سلطانیہ" میں آمدہ عربی عبارات (جن میں سے دو قرآنی آیات کے ٹکڑے ہیں) اور ان کا ترجمہ دیکھیے، اور پھر فارسی عبارات کے ترجمے کی غلطیاں۔ مطبوعہ ترجمے کے بالمقابل مجوزہ درست ترجمہ بھی تقابل کے لیے پیش کیا جا رہا ہے۔

فارسی متن	اردو ترجمہ (مطبوعہ)	مجوزہ ترجمہ
و یعطی من یشاء (ص۲۸)	اور جو چاہتا ہے، عطا کر دیتا ہے۔ (ص۲۷)	اور جسے چاہتا ہے، عطا کر دیتا ہے۔

[و نادیٰ فرعون فی قومه قال یقوم] الیس لی ملک مصر و ہذه الانہٰر تجری من تحتی (ص ۶۳).	[اور فرعون نے اپنی قوم میں منادی کرائی اور کہا۔ اے میری قوم] کیا ملک مصر میرا نہیں ہے، اور یہ نہریں میرے ماتحت نہیں چلتیں۔ (ص ۵۲)	[اور فرعون نے اپنی قوم میں منادی کرائی اور کہا۔ اے میری قوم] کیا مصر کا ملک میرا نہیں؟ اور میرے (محلوں) کے نیچے یہ نہریں بہ رہی ہیں۔
نعوذ بالله من ذلک (ص ۴۲)	اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتا ہوں ان چیزوں سے (ص ۳۵)	ہم اللہ کی پناہ مانگتے ہیں---
در مصالح عامه مثل سدثغور---برایشاں متیواں چیزی نهاد (ص ۳۶)	عوام کی بہبود کے معاملات میں مثلاً بند بنانے --- پر خرچ کیا جا سکتا ہے (ص ۳۱)	عوام کی بہبود کے معاملات میں مثلاً سرحدوں پر دیوار بنانے --- پر خرچ کیا جا سکتا ہے۔
از آں چیز ہای که ممد وباعث برشجاعت بود علم و یقینِ شخصی است (ص ۴۲)	ان چیزوں سے جو بہادری کا سبب بنتی ہیں، وہ انسان کا علم یقین ہے (ص ۳۶)	ان چیزوں سے جو بہادری کا سبب بنتی ہیں، وہ انسان کا علم اور یقین ہے۔

نجاشی ملک حبشه بادشاه عادل و از سعادت مندان دنیا و آخرت بود. درزمان نبوت آنحضرت ﷺ پادشاهی حبشه داشت بآنحضرت بسابقه علمی که از توریت وانجیل حاصل کرده بود بشرف ایمان مشرف شده. طریقه بندگی و اعتقاد به آنحضرت و اصحاب کرام وی ﷺ سلوک می نمود ـ(ص۵۴)	نجاشی حبشہ کا بادشاہ بہت ہی انصاف دوست اور سعادت مند تھا۔ آنحضرت ﷺ کی نبوت کے ظہور کے زمانے میں حبشہ کا بادشاہ تھا اور اپنے علم کی بنیاد پر جو توریت اور زبور کا علم اسے حاصل تھا، ایمان سے مشرف ہوا، آنحضرت ﷺ اور آپ کے صحابہ پر اعتقاد رکھتا تھا۔ (ص۴۳)	حبشہ کا بادشاہ نجاشی بہت ہی عادل تھا، اور ان لوگوں میں سے تھا جنہیں دنیا و آخرت کی سعادت حاصل ہے۔ آنحضرت ﷺ کی نبوت کے ظہور کے زمانے میں وہ حبشہ کا بادشاہ تھا اور اپنے علم کی بنیاد پر جو اس نے توریت اور انجیل سے حاصل کیا تھا، ایمان سے مشرف ہوا۔ آنحضرت ﷺ اور آپ کے صحابہ کرامؓ کے عقیدے اور طرزِ عبادت پر عمل کرتا تھا۔
خلیفه بعد از تأمل بسیار گفت۔ (ص۵۶).	خلیفہ نے کچھ دیر سوچا اور کہا (ص۴۵)	خلیفہ نے کافی تأمل کے بعد کہا۔
بنو امیه براصیلان احرار و آزاد مردان چناں رشک بردندی که بر حرم وبرپردگیانِ خود (ص۶۵)	بنو امیہ اعلیٰ خاندان کے افراد نیک لوگوں پر اس طرح رشک کرتے تھے کہ جس طرح اپنے حرم کی عورتوں کو وہ چاہتے تھے۔ (صفحات ۵۴ ـ ۵۵)	بنو امیہ مردانِ حر پر اس طرح رشک کرتے تھے۔۔۔

تعارف و تبصرہ کتب

کتاب	:	رسالہ نوریہ سلطانیہ
مصنف	:	شیخ عبدالحق محدث دہلوی
مترجم	:	محمد غضنفر علی وڑائچ
ناشر	:	مغربی پاکستان اردو اکیڈمی، لاہور
سال اشاعت	:	۱۹۹۸ء
صفحات	:	۶۴
قیمت	:	۷۰ روپے
تبصرہ نگار	:	سفیر اختر ☆

شیخ عبدالحق محدث دہلوی (م۱۶۴۲ء) کے "رسالہ نوریہ سلطانیہ" کا فارسی متن پہلی بار ۱۹۸۵ء میں ڈاکٹر محمد سلیم اختر کے مقدمہ، تصحیحات اور تعلیقات کے ساتھ مرکز تحقیقات فارسی ایران و پاکستان۔ اسلام آباد نے شائع کیا تھا۔ جناب محمد غضنفر علی وڑائچ نے ڈاکٹر محمد سلیم اختر کے مرتب کردہ متن کا اردو میں ترجمہ کیا ہے۔ انہوں نے ڈاکٹر محمد سلیم اختر کا مقدمہ اور تعلیقات نظرانداز کرتے ہوئے ترجمے کے آغاز میں، اپنے طور پر "احوال و آثار شیخ عبدالحق محدث دہلوی" کے عنوان سے ایک مختصر سا مضمون شامل کیا ہے (صفحات ۱۱۔۱۹) ۔ اس وقت "رسالہ نوریہ سلطانیہ" کے محتویات، سترہویں صدی کی کتب اخلاق میں اس کے مقام، اور اس کے تنقیدی جائزے، نیز مترجم کے مضمون "احوال و آثار شیخ عبدالحق محدث دہلوی" سے قطع نظر کرتے ہوئے صرف ترجمے کے بارے میں چند گزارشات پیش کی جاتی ہیں۔

☆ لوہسر شرفو، واہ کینٹ

شیخ عبدالحق محدث دہلوی نے اپنے بعض پیش رو اہل قلم کی طرح حکایات و نصائح کے بیان میں جا بجا اشعار درج کیے ہیں۔ جناب مترجم نے اشعار کی کسی نشان دہی کے بغیر باقی متن کے ساتھ ان کا بھی نثری ترجمہ کیا ہے۔ محدث دہلوی نے کہیں کہیں آیاتِ قرآنی اور احادیث نبویؐ سے استشہاد کیا ہے، کبھی آیت یا حدیث کے نقل کرنے پر اکتفاء کیا ہے، اور کہیں اس کی تفہیم و تشریح اپنے الفاظ میں کر دی ہے۔ جناب مترجم نے یہاں بھی، بالعموم آیت قرآنی یا حدیث نبوی کا عربی متن محفوظ کرنے کے بجائے اس کا ترجمہ دیا ہے۔ عربی و فارسی متون کے اردو تراجم میں عربی و فارسی اشعار اور آیات قرآنی کا متن دیتے ہوئے ترجمہ ہونا چاہیے یا نہیں؟ یہ ایک ذوقی مسئلہ ہے، تاہم اگر اصل اشعار کے ساتھ ترجمہ دینے کا اہتمام کر لیا جائے تو غیر مفید نہ ہوگا، کیوں کہ اردو میں لکھنے والے آج بھی اپنی تحریروں میں فارسی اشعار استعمال کرتے ہیں، اور آیاتِ قرآنی و احادیثِ نبویؐ کا متن نقل کرنے کا اہتمام تو بالعموم کیا جاتا ہے۔

"رسالہ نوریہ سلطانیہ" کے فارسی متن اور ترجمے کے تقابل سے اوّلاً ترجمے کا یہ نقص سامنے آتا ہے کہ متن کے بعض اقتباسات ترجمہ ہونے سے رہ گئے ہیں۔ مثال کے طور پر متن کے صفحہ ۴۹ کی چھٹی، ساتویں اور آٹھویں سطر کا ترجمہ نہیں ہوسکا۔ صفحہ ۵۰ سے چار سطریں (۵ تا ۸) ترجمے میں منتقل نہیں ہوسکیں، صفحہ ۵۱ کی سطور ۲ تا ۴ ترجمہ ہونے سے رہ گئی ہیں، اسی طرح اس صفحے کی چودھویں سطر کے الفاظ "کہ برہمہ اعضاء است" ترجمہ میں نہیں آسکے، صفحہ ۷۱ کی دوسری سطر میں آیت قرآنی کا ٹکڑا نقل کیا گیا ہے جو ترجمے میں نظر نہیں آتا۔

ثانیاً جہاں تک طویل جملوں میں کسی ایک لفظ یا ترکیب وغیرہ کے چھوٹ جانے کا تعلق ہے، ایسی کوتاہیوں کی متعدد مثالوں میں سے چند ایک دیکھیے۔ (ترجمے سے چھوٹ جانے والے الفاظ و تراکیب کے نیچے لکیر لگا دی گئی ہے)۔

کلمہ ی چند از احادیث رسول اللہ ﷺ و اخبار و آثارِ سلف و
حکایات و مآثر سلاطین عظام و آنچہ متضمن خیر و صلاح

دنیا و آخرت باشد ترجمه کرده و اقتباس نموده ۔(ص۲۶)

چند کلمے رسول اللہ ﷺ کی احادیث اور بزرگانِ دین کے اقوال و آثار سے اور عظیم سلاطین کی کہانیوں اور قصوں اور جو کچھ دنیا و آخرت کی بھلائی پر مشتمل تھا، اس کا انتخاب کیا۔۔(ص ۲۵)

ولشکری که اندك باشند و همه متفق برعدل باشد بحکم جریان عادت برلشکری بسیار که متفق برظلم باشند، غالب آیند۔۔(ص ۳۲)

وہ لشکر جو تھوڑا ہو لیکن سب کے سب عدل پر متفق ہوں تو وہ اس بہت بڑے لشکر پر جو ظلم کرنے پر متفق ہوں، غالب آجاتا ہے۔۔۔(ص ۳۰)

سبب دیگر برای قوت بدن مداومت و اعتیااست به شکارکردن و اسب دوایندن و تیرانداختن و چوگان باختن وامثال آن ۔ (ص ۴۱)

دوسرا سبب بدن کی قوت کے حصول کا یہ ہے کہ شکار کرنے [کذا: کھیلنے]، گھوڑا دوڑانے، تیراندازی اور چوگان بازی کو اپنی عادت بنالے۔۔(ص ۳۵)

شجاعت بمثابه تیغ تیز است ۔۔(ص ۴۹)

شجاعت تلوار کی طرح ہے (ص ۴۰)

ایلچی زبان پادشاه و حالت ہر پادشاه از حالت ایلچی وی معلوم توان کرد۔ (ص ۴۹)

کہتے ہیں کہ ایلچی (سفیر) بادشاہ کی زبان ہوتا ہے۔ (ص ۴۱)

درحکایتی چند از سلاطینِ سلف درعدل و عفووحلم و کرم و احسان و قوت و شجاعت --(ص۵۳)

درگزر، بردباری اور احسان کے بارے میں گزشتہ سلاطین کی چند حکایات۔ (ص ۴۳)

احمد-- جامه را معیوب کردی پس ببخشیدی تاباز نخریدندی (ص۶۴)

احمد - - - خلعتِ شاہی کو پہلے عیب دار کر دیتا تھا اور پھر بخشتا تھا۔(ص ۵۳)

عفوکاں ہست اصل دینداری

از برای چه روز میداری (ص۷۰)

معافی دنیاداری [کذا : دینداری] کی بنیاد ہے۔ (ص۵۹)

ترجمے کی چند اغلاط کی نشان دہی، چنداں نامناسب نہ ہوگی۔ پہلے "رسالہ نوریہ سلطانیہ" میں آمدہ عربی عبارات (جن میں سے دو قرآنی آیات کے ٹکڑے ہیں) اور ان کا ترجمہ دیکھیے، اور پھر فارسی عبارات کے ترجمے کی غلطیاں۔ مطبوعہ ترجمے کے بالمقابل مجوزہ درست ترجمہ بھی تقابل کے لیے پیش کیا جا رہا ہے۔

فارسی متن	اردو ترجمہ (مطبوعہ)	مجوزہ ترجمہ
و یعطی من یشاء (ص۲۸)	اور جو چاہتا ہے، عطا کر دیتا ہے۔ (ص ۲۷)	اور جسے چاہتا ہے، عطا کر دیتا ہے۔

[و نادیٰ فرعون فی قومه قال یقوم] الیس لی ملک مصر و ہذه الانہر تجری من تحتی (ص ۶۳).	[اور فرعون نے اپنی قوم میں منادی کرائی اور کہا۔ اے میری قوم] کیا ملک مصر میرا نہیں ہے، اور یہ نہریں میرے ماتحت نہیں چلتیں۔ (ص ۵۲)	[اور فرعون نے اپنی قوم میں منادی کرائی اور کہا۔ اے میری قوم] کیا مصر کا ملک میرا نہیں؟ اور میرے (محلوں) کے نیچے یہ نہریں بہ رہی ہیں۔
نعوذ بالله من ذلک (ص ۴۲)	اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتا ہوں ان چیزوں سے (ص ۳۵)	ہم اللہ کی پناہ مانگتے ہیں---
در مصالح عامه مثل سدثغور---برایشاں متیواں چیزی نہاد (ص ۳۶)	عوام کی بہبود کے معاملات میں مثلاً بند بنانے --- پر خرچ کیا جا سکتا ہے (ص ۳۱)	عوام کی بہبود کے معاملات میں مثلاً سرحدوں پر دیوار بنانے --- پر خرچ کیا جا سکتا ہے۔
از آں چیز ہای که ممد وباعث برشجاعت بود علم و یقینِ شخصی است (ص ۴۲)	ان چیزوں سے جو بہادری کا سبب بنتی ہیں، وہ انسان کا علم یقین ہے (ص ۳۶)	ان چیزوں سے جو بہادری کا سبب بنتی ہیں، وہ انسان کا علم اور یقین ہے۔

نجاشی ملک حبشه بادشاه عادل و از سعادت مندان دنیا و آخرت بود. درزمان نبوت آنحضرت ﷺ پادشاهی حبشه داشت بآنحضرت بسابقه علمی که از توریت وانجیل حاصل کرده بود بشرف ایمان مشرف شده. طریقه بندگی و اعتقاد به آنحضرت و اصحاب کرام وی ﷺ سلوك می نمود ـ(ص۵۳)

نجاشی حبشہ کا بادشاہ بہت ہی انصاف دوست اور سعادت مند تھا۔ آنحضرت ﷺ کی نبوت کے ظہور کے زمانے میں حبشہ کا بادشاہ تھا اور اپنے علم کی بنیاد پر جو توریت اور زبور کا علم اسے حاصل تھا، ایمان سے مشرف ہوا، آنحضرت ﷺ اور آپ کے صحابہ پر اعتقاد رکھتا تھا۔ (ص ۴۳)

حبشہ کا بادشاہ نجاشی بہت ہی عادل تھا، اور ان لوگوں میں سے تھا جنہیں دنیا و آخرت کی سعادت حاصل ہے۔ آنحضرت ﷺ کی نبوت کے ظہور کے زمانے میں وہ حبشہ کا بادشاہ تھا اور اپنے علم کی بنیاد پر جو اس نے توریت اور انجیل سے حاصل کیا تھا، ایمان سے مشرف ہوا۔ آنحضرت ﷺ اور آپ کے صحابہ کرامؓ کے عقیدے اور طرزِ عبادت پر عمل کرتا تھا۔

خلیفه بعد از تأمل بسیار گفت۔ (ص۵٦).

خلیفہ نے کچھ دیر سوچا اور کہا (ص ۴۵)

خلیفہ نے کافی تأمل کے بعد کہا۔

بنو امیه براصیلان احرار و آزاد مردان چناں رشک بردندی که بر حرم وبرپردگیانِ خود (ص٦۵)

بنو امیہ اعلیٰ خاندان کے افراد نیک لوگوں پر اس طرح رشک کرتے تھے کہ جس طرح اپنے حرم کی عورتوں کو وہ چاہتے تھے۔ (صفحات ۵۴ ـ ۵۵)

بنو امیہ مردانِ حر پر اس طرح رشک کرتے تھے۔۔۔

آں عطار۔ دریں دوسه روز کنیزكِ عورتی را کشته (ص٦٦).	اس [عطار] نے دو تین روز پہلے ایک کنیز عورت کو قتل کیا تھا۔ (ص۵٦)	اس [عطار] نے دو تین روز پہلے ایک عورت کی کنیز کو قتل کیا تھا۔

"ترجمہ" میں "ترجمہ پن" کا احساس بہر حال رہتا ہے، اور یہ چنداں قابلِ گرفت بھی نہیں، تاہم جس زبان میں ترجمہ کیا گیا ہو، اس کا مزاج پیش نظر رہنا چاہیے۔ "رسالہ نوریہ سلطانیہ" کے مترجم نے اس امر کا زیادہ خیال نہیں رکھا۔ علامت مفعول "کو" کا استعمال بہت زیادہ ہے، اور حروف عطف کے استعمال میں بعض جگہ سلیقے، بلکہ اردو قواعد کا بھی چنداں خیال نہیں رکھا جا سکا۔ جناب مترجم اگر توجہ دیتے تو زبان بہتر ہو سکتی تھی۔ مثال کے طور پر جہاں "کیوں کہ" استعمال ہونا چاہیے، بالعموم "چوں کہ" استعمال کیا گیا ہے۔

مثال کے طور پر باب اوّل کی ابتدائی پانچ سطروں میں معمولی رد و بدل سے عبارت درست، رواں، زیادہ واضح اور اردو کے مزاج کے قریب تر ہو سکتی ہے۔ جن الفاظ کو بدلنا مقصود ہے ان کے نیچے لکیر لگا دی گئی ہے اور مجوزہ رد و بدل [ ] میں درج کیا جا رہا ہے۔

> دانائے [دانایانِ]روزگار اور دانش ورانِ تجربہ کار پر یہ بات پوشیدہ نہ رہے کہ سلطنت کی عمارت کے چار ستون ہیں کہ [گزشتہ جملہ ختم کر کے "کہ" حذف کر دیا جائے۔] اگر ان میں سے ایک بھی نہ [کم] ہو تو یہ عمارت گر جائے گی اور مستحکم نہیں رہے گی۔ ایک خزانہ، دوسرا لشکر، تیسرا لشکر میں اتحاد و اتفاق، چوتھا انصاف اور مخلوق پر ظلم و ستم ترک کرنا۔ یہ چاروں ارکان اپنی قوت اور مرتبے کے لحاظ سے متفرق ہیں[ان چاروں ارکان میں اپنی قوت اور مرتبے کے لحاظ سے فرق ہے]۔

کتب اخلاق و سیاست کی اصطلاحات کا بعض اوقات درست ترجمہ نہیں کیا جا سکا۔ مثال کے طور پر جب اہلِ قلم "دین و دولت" کی ترکیب استعمال کرتے ہیں(ابن ربن الطبری

کی کتاب کا عنوان ہے "کتاب الدین و الدولہ"] تو یہاں "دولت" سے مراد مال و متاع نہیں، بلکہ سلطنت و حکومت ہوتی ہے۔ اسی طرح مغل عہد کی اس کتاب میں لفظ "سرکار" نظامِ حکومت میں بطور جغرافیائی اکائی استعمال ہوا ہے، اسے محض "علاقہ" سمجھنا درست نہیں۔ یہی کیفیت خلافتِ عباسیہ کے عہدیداروں میں "حاجب" کی ہے جسے ہر حال میں محافظ سمجھنا صحیح نہ ہوگا۔

جہاں تک "رسالہ نوریہ سلطانیہ" کی پیشکش کا تعلق ہے، دوسرے اور تیسرے باب کے عنوانات الگ نہیں لکھے جا سکے، بلکہ "باب سوم" کی سرخی کے نیچے عبارت کا آغاز اس طرح ہوتا ہے: "تیسرا باب ان آداب کے بارے میں ہے۔۔۔(ص ۳۵)"۔ کہیں کہیں مصنف کے بیان کردہ دو الگ الگ "فوائد" اور دو الگ الگ "حکایات" مسلسل لکھ دی گئی ہیں۔ کتابت کی اغلاط اس پر مستزاد ہیں۔ مثال کے طور پر "منافق" [ص۲۹، منافی]، محفوظ [ص ۳۹، محظوظ]، "اختیار" [ص ۳۳، احتیاط]، "دنیا دار" [ص ۳۷، دیندار]، "قواعد" [ص ۳۹، فوائد]، "خیالات" [ص ۴۱، حالات]، ثقال [ص ۵۷، مثقال] جیسے بے محل الفاظ نے عبارت کا مفہوم غارت کر دیا ہے۔

"رسالہ نوریہ سلطانیہ" سترہویں صدی کا ایک قابلِ ذکر متن ہے، اور اس سے شیخ عبدالحق محدث دہلوی اور ان کے فکر و دانش کے بارے میں کچھ معلومات حاصل ہوتی ہیں۔ کیا تاریخِ برصغیر کے فارسی ناشناس طلبہ زیرِ نظر ترجمے پر انحصار کر سکتے ہیں؟ یہ سوال جناب مترجم کے سوچنے کا تو ہے ہی، ان افراد کے سوچنے کا بھی ہے، جو اسلاف کے ورثے سے نئی نسلوں کو متعارف کرانے کے لیے تراجم شائع کر رہے ہیں۔